ڈیجیٹل کرنسی پاکستانی قوانین کے تناظر میں اور اس کے ممکنہ فوائد و نقصانات

Digital Currency in Context of Pakistani Laws and Its Possible Pros & Cons

Hafeez Arshad Hashmi
Doctoral Candidate, Qurtuba University Of Science and Information Technology D I Khan:
Hafeez.arshad8066@gmail.com
Dr. Abdul Wahab
Professor, Qurtuba University Of Science and Information Technology D I Khan:
Abdulwahab2842@gmail.com

Abstract

Islam is such an attractive and beautiful religion that shows its followers the path of worldly success along with the final one. Since the beginning, there remains a struggle to make its living better and better by the humans and this strive has become the cause of many discoveries and innovations. The availability of material commodities for worldly matters is inevitable and on them relies on human life. It was neither practical nor possible that every person invents anything of his/her need because Allah has attributed every human with specific capabilities. Therefore, every person keeps providing things according to his/her capabilities which adopted the form of barter system ahead in which things of mutual interest and need were exchanged between individuals, then between nations and later between countries. But, with the passage of time, this didn't remain possible that everything be exchanged for something other. So, keeping in view the human needs, the currencies were introduced that have their history. The importance of physical currencies is declining with the changing and current demands and digital currencies are taking their place which are safer and easier as compared to physical currencies. As Islam is equipped to deal with the changing demands of time and it has its separate standard to check the

things, therefore, like other systems of life, it (Islam) has its own separate system of economic and the importance of economy has been promenaded many times in The Quran and The Hadith. Economic Importance is highlighted by not handing over the property to ''insane" ones on many occasions. Rasool Ullah (S.A.W) has warned the Muslim about the consequences of deteriorated economy and asked them to improve their economy. In my thesis, I have tried to see the digital currencies in the light of Pakistani legislation. Moreover, an effort is made to highlight the possible benefits and losses of these digital currencies in the developing country like Pakistan.

Key Words: *Digital Currency, Islam, Material Commodities, Mutual interest, Pakistan.*

اسلام ایسا خوبصورت و دل کش مذہب ہے جو اپنے پیروکاروں کو اخروی نجات کے ساتھ ساتھ دنیاوی کامیابی کی بھی راہ دکھاتا ہے۔ ابتدائے آفرینش سے آج تک انسان کو اپنے رہن سہن کو بہتر سے بہترین بنانے کی جستجو رہی ہے اور یہی جستجو بہت سی ایجادات اور دریافتوں کا ذریعہ بنی ہے۔ دنیاوی معاملات کے لیے بہت سے سامان دنیا کا ہونا ناگزیر ہے جن پر انسانی زندگی کا دارومدار ہے۔ اب یہ تو ممکن اور قابل عمل ہی نہ تھا کہ ہر شخص اپنی ضرورت کی ہر چیز خود ہی پیدا کرلے کیونکہ اللہ تعالی نے ہر انسان کو کچھ مخصوص صلاحیتوں سے نوازا ہے لہذا ہر بندہ اپنی صلاحیت کے مطابق ہی اشیائے ضروریہ کی فراہمی کرتا رہا جس نے آگے جا کر بارٹر سسٹم کی شکل اختیار کی۔ جس میں پہلے افراد، پھر اقوام اور بعد ازاں ممالک کے درمیان باہمی دلچسپی اور ضرورت کی اشیاء کا باہمی تبادلہ ہوتا تھا لیکن گزرتے وقت کے ساتھ یہ بھی ممکن نہ رہا کہ ہر چیز کا دوسری کسی شے کے بدلے تبادلہ کرلیا جائے سو انسانی ضروریات کے پیشِ نظر کرنسیوں کو رواج دیا گیا جن کی اپنی علیحدہ ایک تاریخ ہے۔ عصری اور بدلتے تقاضوں میں اب فزیکل کرنسیوں کی اہمیت کم ہوتی جا رہی ہے اور انکی جگہ ڈیجیٹل کرنسیاں لے رہی ہیں جو فزیکل کرنسی کی نسبت زیادہ محفوظ اور زیادہ آسان ہیں۔ اسلام چونکہ ہر بدلتے وقت کے تقاضوں سے ہم آہنگ ہے اور اشیاء کو پرکھنے کا اسکا اپنا ایک علیحدہ معیار ہے لہذا اس میں باقی تمام نظام ہائے حیات کی طرح معاشیات کا بھی الگ مکمل نظام متعارف کرر کھا ہے اور معاشیات کی اہمیت کو قرآن و

حدیث میں بارہا مقامات پر اجاگر کیا گیا ہے اور کثیر مقامات پر "ناسمجھ "لوگوں کو مال سپرد نہ کرنے کا حکم دے کر معاشی اہمیت کو اجاگر کیا گیا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی بارہا مقامات پر مسلمانوں کو معاشیات بہتر کرنے اور اپنی معاشیات بہتر کرنے اور ابتر معاشیات کے سنگین نتائج کے بارے میں بھی انتباہ فرمایا ہے-میں نے اپنے مقالہ میں ڈیجیٹل کرنسیوں کو پاکستانی قوانین کے تناظر میں دیکھنے کی کوشش کی ہے نیز پاکستان جیسے ترقی پذیر ملک میں ان کے ممکنہ فوائد و نقصانات کو بھی اجاگر کرنے کی کوشش کی ہے.

رقم/کرنسی کیا ہے؟:

تمام لوگوں کے لیے پیسہ کو پہچاننا آسان ہے۔ پیسہ وہ کاغذی نوٹ اور سکے ہیں جو ہماری جیبوں اور پرسوں میں ہوتے ہیں۔ سبز چاندی اور بھورے رنگ کے۔ جب کسی کو پہلے سے موجود رقم کی ضرورت ہوتی ہے تو وہ اسے ATM سے کارڈ لگا کر یا بینک سے حاصل کر سکتے ہیں لیکن بزنس سکول جانے والے لوگوں کی پیسے سے متعلق فہم مختلف ہوتی ہے۔ بزنس سکول کے پروفیسر اپنے شاگردوں سے ایک دلچسپ کھیل کھیلواتے ہیں اس کے لیے ایک سو ڈالر اور MBA کے پہلے سال طلبہ ہوتے ہیں۔ پروفیسر یہ ڈالر کسی ایک طالب علم کے پاس جمع کروا دیتے ہیں۔ کھیل کے اصولوں کے مطابق طالب علم کو یہ ذمہ داری دی جاتی ہے کہ وہ جمع ہونے والی رقم کا دس فیصد اپنے پاس رکھیں لیکن باقی رقم قرض دے سکتے ہیں۔ اس کو قرض دینے کی ترغیب دی جاتی ہے۔ پھر ایک اور طالب علم یہ نوے ڈالر قرض لیتا ہے اس میں سے نو ڈالر اپنے پاس رکھتا ہے اور باقی اکیاسی ڈالر آگے قرض پر دیتا ہے۔ اس طرح چند اور لین دین ہوتے ہیں پھر پروفیسر طلبہ سے پوچھتے ہیں کہ سو ڈالر سے شروع ہونے والی رقم کتنی بڑھ گئی ہے۔ یہ کھیل پروفیسر کو آج کل کے پیسے کی نوعیت سمجھانے کے لیے ضروری تصورات کو وضاحت کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے جس سے طلبہ کو جلدی سمجھ آ جاتا ہے کہ گردش میں آنے والی رقم یہ بنیادی رقم جسے مونیٹری بیس بھی کہتے ہیں وہ اصل پیسہ نہیں ہوتا بلکہ وہ قرض

دینے کی صلاحیت ہوتی ہے جو بینکنگ سسٹم کے ذریعے تخلیق ہوتی ہے۔[1] اس قرض دینے کی صلاحیت کو مونیٹری بیس یا MO کہتے ہیں۔ جیسے مثال میں دیکھا گیا شروع میں سو ڈالر کی رقم تھی لیکن بینکوں کے آپس میں لین دین کی وجہ سے قرض دینے کی صلاحیت بڑھ کر دو سو ڈالر سے بھی بڑھ گئی۔ یہی وجہ ہے کہ آج کل عام طور پر گردش میں آنے والا پیسہ اصل میں موجود پیسے سے کہیں زیادہ ہے۔ اس مثال سے یہ بات بھی سیکھنے کو ملتی ہے کہ پیسہ مختلف شکلوں میں موجود ہوتا ہے جیسے کرنٹ اکاؤنٹ جس سے ہم فوراً پیسے نکال سکتے ہیں اور سیونگ اکاؤنٹ جس میں رقم رکھنے سے کچھ فائدہ ملتا ہے۔ یہ بات یاد رکھیں کہ پیسے کا یہ تصور ہمیشہ سے نہیں تھا۔ آج کل کی بینکنگ اور قرض کے نظام کی بنیاد 17 ویں صدی میں پڑی اور اس میں مزید تبدیلی بھی آسکتی ہے لہذا پیسے کے بارے میں یہ جو بزنس سکول کی وضاحت ہے یہ موجودہ مالیاتی نظام کی سمجھ کے لیے تو بہت مفید ہے لیکن پیسے کی تاریخ اور مستقبل کو جاننے کے لیے اس میں مزید وضاحت کی ضرورت ہے۔ یہ بات ممکن ہے کہ مستقل میں پیسے کا نظام بالکل مختلف ہو اور آج جو چیزیں پیسے کی تعریف کرتی ہیں وہ بدل جائیں۔ اس لیے پیسے کی تاریخ اور اس کے ارتقاء کو سمجھنے کے لیے اور یہ اندازہ لگانے کے لیے کہ مستقبل میں پیسہ کیسا ہو گا مزید وضاحت اور نظریات کی ضرورت پڑتی ہے۔

ڈیجیٹل کرنسی، وفاقی ریگولیشن:

سب سے پہلے ہمیں یہ اعتراف کرنا چاہیے کہ عبارت "ڈیجیٹل کرنسی" کافی مبہم ہے۔ اس سوال کے لیے جس کا سامنا معیشت دان، قانون ساز اور ریگولیٹرز کرتے ہیں کہ آیا ڈیجیٹل کرنسی واقع کوئی کرنسی بھی ہے یا نہیں۔ صورتحال "برقی کرنسی" کے لفظ سے بالکل واضح ہو جاتی ہے برقی کرنسی کچھ بھی نہیں ہے سوائے اسکے کہ کسی ملک کی کرنسی کو

---

[1].NIALL FERGUSON, THE ASCENT OF MONEY: A FINANCIAL HISTORY OF THE WORLD, (London:Penguin Publishing Group, Kindle Edition 2008), P 57.

برقی طریقے سے ظاہر کیا جائے۔[2] جب کوئی آن لائن بینک اکاؤنٹ میں لاگ ان کرتا ہے تو ظاہر ہونے والے ہند سے برقی رقم کو ظاہر کرتے ہیں۔ جب کوئی خریدار کسی چیز کی قیمت اپنے بینک اکاؤنٹ سے ادا کرتا ہے تو وہ برقی شکل میں رقم ہی منتقل کر رہا ہوتا ہے۔ برقی رقم کی کوئی قدر نہیں ہوتی جب تک اس کی پشت پر موجود ملکی کرنسی کی کوئی قدر نہ ہو۔ مثال کے طور پر برقی امریکی ڈالر کی عالمی مارکیٹ میں کوئی قدر نہیں ہوگی اگر ان کو Green back سے علیحدہ کر دیا جائے۔ Green back امریکی خانہ جنگی کے دوران ہنگامی طور پر جاری ہونے والے کاغذی کرنسی تھی۔ آخر کار برقی رقم کاغذی رقم کی طرح بس اس بات کا شمار ہے کہ کوئی بھی شخص اس کرنسی کی قدر کے اعتبار سے کتنے حصص کا مالک ہے۔ ڈیجیٹل کرنسی کسی بھی ملکی کرنسی سے الگ ہوتی ہے۔ IRS نے ڈیجیٹل کرنسی کی درج ذیل تعریف کی ہے اور مترادف لفظ ڈیجیٹل کرنسی کا استعمال کیا ہے۔

"ڈیجیٹل کرنسی کسی قابل تبادلہ میڈیم کے ڈیجیٹل اظہار کا نام ہے۔ یہ ایک کھاتہ کی طرح ہے یا یہ قدر کے ذخیرے کے طور پر کام کرتا ہے۔ کچھ جگہوں پر یہ حقیقی زر کے طور پر استعمال ہوتا ہے جیسا کہ امریکہ کے یا کسی دوسرے ملک کے سکے اور کاغذی کرنسی۔ اگر لیگل ٹینڈر کے طور پر جاری کیے جائیں تو وہ خرید و فروخت میں قبول کیے جاتے ہیں مگر ان کی عدالتی کاروائی میں کوئی وقعت نہیں ہوتی۔ ڈیجیٹل کرنسی جس کی کسی حقیقی کرنسی کے مساوی قدر ہو یا حقیقی کرنسی کے متبادل کے طور پر استعمال ہوتی ہو اس کو Convertible کرنسی کہتے ہیں BTC اس کی ایک مثال ہے"۔[3] IRS نے ڈیجیٹل کرنسی کو قابل تبادلہ مواد کے طور پر تسلیم کیا ہے جو کچھ نہ کچھ قدر رکھتے ہیں مگر حکومتی پشت پناہی سے محروم ہوتے ہیں۔[4]

---

[2]-DAVID EVANS & RICHARD SCHMALENSEE, PAYING WITH PLASTIC:THE DIGITAL REVOLUTION IN BUYING AND BORROWING, P 35.

[3].I.R.S., Notice 2014-21,Retrieved On 24 Jan 2024, Retrieved From,https://www.irs.gov/pub/irs-drop/n-14-21.pdf [https://perma.cc/D6GEZSX8], P 11 .

[4].Ibid, P 12.

ڈیجیٹل کرنسی:

Melanie swan نے ڈیجیٹل کرنسی کا گہرا تجزیہ پیش کیا ہے اور اس کے پوٹینشل کا بھی اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے اس کی کتاب کا نام Blockchain: Blue print for New economy ہے۔[5] سوان کے مطابق اکیسویں صدی میں ابھرنے والی ڈیجیٹل کرنسی کے 3 عناصر ہیں:۔

- یہ کرنسی بذات خود جیسا کہ بٹ کوائن۔
- وہ سافٹ ویئر جو ٹرانزیکشنز کرواتا ہے۔
- وہ لیجر (مالی کھاتہ) جس میں ٹرانزیکشنز کا ریکارڈ رکھا جاتا ہے اسی کو بلاک چین کہتے ہیں۔[6]

اس کا سب سے اہم عنصر یعنی کرنسی خود، کوڈز کی ایک ترتیب ہے۔ کوڈ کرنسی کو ڈیجیٹل گرافک خصوصیات کی صورت میں علیحدہ شناخت دیتا ہے اور مجموعی طور پر استعمال کنندگان کو ہیکرز سے تحفظ فراہم کرتا ہے۔[7] کرنسی کوڈ کے لیے مالی معلومات سٹور کرنا بھی ممکن ہوتا ہے۔ دو نچلے لیول یعنی ٹرانزیکشن سافٹ ویئر جو ٹرانزیکشن پر فارم کرتا ہے اور اندر موجود "لیجر" جو ان کا سارا آفس ریکارڈ رکھتا ہے، ہر ٹرانزیکشن جو ڈیجیٹل کرنسی میں وقوع پذیر ہوتی ہے خود بخود لیجر میں ریکارڈ ہو جاتی ہے۔ لیجر بہت سے پہلوؤں سے کیش فلو سٹیٹمنٹ سے مماثل ہے لیکن یہ مکمل کی مکمل کرنسی کا ریکارڈ رکھتی ہے تاکہ کسی مخصوص علاقے یا ملکیت کے بینک کے لیجر کے برعکس بٹ کوائن کا ریکارڈنگ سسٹم بٹ کوائن کی کل مقدار کا ریکارڈ رکھتا ہے نہ کہ کسی ایک شخص کی ملکیت میں موجود کوائن کا الگ الگ ریکارڈ رکھتا ہے۔[8]

---

[5].MELANIE SWAN, BLOCKCHAIN: BLUEPRINT FOR A NEW ECONOMY(London: 1st kindle ed. 2015).
[6].Ibid, P 12.
[7].Ibid, P 13.
[8].Ibid, P 13.

Chris Clark* اپنی کتاب بٹ کوائن انٹرنل میں وضاحت کرتا ہے کہ اس کرنسی کی ملکیت معلوم کرنے کے دو طریقے ہیں کہ یا تو کچھ ٹوکن کی ملکیت معلوم کی جائے جیسا کہ یو ایس ڈالرز وغیرہ یا پھر اونرشپ کسی لیجر تک رسائی حاصل کر لیتی ہے۔ ڈیجیٹل کرنسی اس بنیاد پر ٹریڈنگ کرتی ہیں کہ کس کس کو لیجر تک رسائی حاصل ہے۔ کریڈٹ کارڈز اور پے پال اسی بنیاد پر ملکیت ٹریک کرتے ہیں۔ ہر طرح کی ڈیجیٹل کرنسیز دو طرح کے چیلنج کا سامنا کرتی ہیں۔Double spend اورByzantine General کمپیوٹنگ کا مسئلہ۔[9]

Doublespend پرابلم کا تعلق ڈیجیٹل کرنسی استعمال کرنے والے صارف کی اس صلاحیت پر ہے کہ وہ یو ایس ڈالر کو "دو" بار استعمال کر سکتا ہے۔ اس کی مثال بینک کے سسٹم میں یہ ہے کہ کوئی شخص دو چیک لکھ کر ایک ہی وقت میں ایک رقم کی کٹوتی کروا کر نکلوائے مگر رقم ڈبل حاصل کرلے (کسی کے اکاؤنٹ میں 1 لاکھ ہو اور وہ ایک ہی وقت میں 1، 1 لاکھ کے دو چیک نکلوائے۔Byzantine مسئلے کا تعلق ان فریقین کے درمیان رابطہ کا نظام بنانا ہے جو ایک دوسرے پر اعتبار نہیں کرتے۔[10] Byzantine General مسئلے کو 1980 میں ایک آرٹیکل میں پہلی بار بیان کیا گیا۔[11] جب ایک جنرل صبح کے وقت ہونے والے حملے کے بعد افسران کے درمیان رابطہ کرنے کی کوشش کرتا ہے لیکن افسران سازشی اور غدار تھے، بینکنگ کی دنیا میں اس مسئلے کا حل قابل اعتبار تھرڈ پارٹی کے اداروں سے کیا

---

*پیدائش: امریکہ، تاریخ پیدائش: 1965، Chris Clark ڈیجیٹل فنانس اور کرپٹو کرنسی کے شعبے میں معروف ماہر ہیں۔ انہوں نے بلاک چین ٹیکنالوجی کو بہتر بنانے اور مالیاتی شفافیت کو فروغ دینے کے لیے اہم کام کیا ہے

[9].Chris Clark,Bitcoin Internals,(London:Sustainable printing, 2005), P 44.

[10].Ibid, P 45.

[11].Leslie Lamport et al., The Byzantine Generals Problem,TRANSACTIONS ON PROGRAMMING LANGUAGES AND SYSTEMS, Retrieved On 24 Jan 2024, Retrieved From: http://wwwinst.eecs.berkeley.edu/~cs162/fa12/handouts/Original_Byzantine.pdf[https://perma.cc/3ZCG-RP98]

جاتا ہے۔ ویزا کارڈ اور ماسٹر کارڈ یہی کردار ادا کرتے ہیں۔ ڈیجیٹل کرنسی کے تناظر میں Byzantine General مسئلہ کنفرم ٹرانزیکشن میں پیش آمدہ مسائل کا حل تلاش پیش کرتا ہے اور ان کو ڈیجیٹل ماحول میں ریکارڈ کرتا ہے۔

:Bitcoin

بٹ کوائن اب تک کی سب سے کامیاب ڈیجیٹل کرنسی ہے۔30 دسمبر 2015 کو کل بٹ کوائن 15,025,975 تھے۔[12] اس وقت ایک بٹ کوائن 427 ڈالر کا تھا۔[13] اس پہلے ہفتے میں 157,880 کل ٹرانزیکشنز ہوئیں۔ ڈیجیٹل کرنسی کی پروگرامنگ میں بٹ کوائن کی ویلیو اعشاریہ کے بعد 8 ہندسوں پر مشتمل تھی۔ مستقبل کی ٹیکنالوجی اعشاریہ کے بعد کے ہندسے بڑھائے جاسکیں گے تاکہ اور چھوٹے ٹکڑوں میں اس کی ٹرانزیکشن کی جاسکے۔ بٹ کوائن کی موجودہ ٹیکنالوجی اس بات کا پختہ ارادہ رکھتی ہے کہ بٹ کوائن کو تعداد 21 ملین ہوگی اس سے زیادہ نہیں۔ سب سے پہلے بٹ کوائن کا مقصد تھا کہ یہ اپنے حصہ داروں میں مکمل گمنام رہے یعنی کسی کو اس کے بارے میں معلوم نہ ہوسکے۔ دوسرا بٹ کوائن کسی بھی مرکزی کنٹرول سے آزاد کام کرنے کے لیے ڈیزائن کیا گیا۔ ڈیجیٹل کرنسی کے تمام تکنیکی معاملات اس مقصد کے ہی پیش نظر بنائے گئے ہیں۔ بٹ کوائن کرنسی کا ٹاپ لیول سٹیک بٹ کوائنز پر ہی مشتمل ہوتا ہے۔ ہر بٹ کوائن کمپیوٹر کوڈز کی ایک لڑی ہے۔ بٹ کوائن کے مالک اپنے مخصوص ایڈریس یا Key کے ذریعے رسائی اور ٹرانزیکشنز حاصل کر سکتے ہیں۔ اس طریقہ سے اعلی سطحی رازداری برقرار رہتی ہے، ملکیت اصل ناموں کے بجائے نمیریکل کوڈ پر ہوتی ہے تاہم عوام کے Wallet address ہر کسی کے لیے موجود ہوتے ہیں۔[14] مزید برآں بٹ کوائن کا استعمال کرنے والے اپنے بٹ کوائنز کو ترتیب دینے ،ان کا پتہ لگانے

---

[12].Chris Clark,Bitcoin Internal, P 46.
[13].Ibid, P 47.
[14].BITCOINWIKI,FAQ, Retrieved On 24 Jan 2024, Retrieved From, https://en.bitcoin.it/wiki/Help:FAQ [https://perma.cc/5AL3-EX6Z].

اور ان کا تبادلہ کرنے کے لیے ڈیجیٹل والٹ کا استعمال کرتے ہیں اور ان والٹ میں کچھ شناختی معلومات ہوتی ہیں اس لیے بٹ کوائن کے نظام کو بہترین سمجھا جاتا ہے کیونکہ یہ فرد کے متعلق کچھ شناخت فراہم کرتا ہے۔ Transaction کے لیے بٹ کوائن کے ممبر کو کچھ شناختی معلومات دینی ہوتی ہیں جن کو investigator کے ذریعے Public key کے ساتھ جوڑا جاتا ہے جو وہ ممبر ٹرانزیکشن کے لیے استعمال کرتا ہے۔ بٹ کوائن سٹاک کی ٹرانزیکشن پرائیویٹس اور Public keys کے ساتھ اس ڈیٹا پر مشتمل ہوتی ہے۔ ڈیٹا ان کیز کے ذریعے منتقل ہوتا ہے۔ بٹ کوائن کا مالک اپنی پرائیویٹ کیز کو استعمال کرتے ہوئے اپنی ڈیجیٹل کرنسی کو خرچ کر سکتا ہے۔ کسی دوسرے بندے یا پارٹی کو بٹ کوائن سینڈ کرنے کے لیے بٹ کوائن کا مالک اپنی پرائیویٹ کیز اور دوسرے بندے یا پارٹی کی پبلک کیز کو استعمال کرے گا۔ پبلک کیز بٹ کوائن کے مالک کی صحیح جگہ کی طرف رہنمائی کرتی ہیں۔ وصول کرنے والی پارٹی سینڈ کیے جانے والے بٹ کوائنز کی پرائیویٹ کی کو استعمال کرتے ہوئے رسائی حاصل کر سکتی ہے۔ یہ کہنا زیادہ ٹھیک ہو گا کہ بٹ کوائن Transaction بٹ کوائن بلاک چین میں محفوظ کی جاتی ہیں جو کہ اس کو اور ٹیکنالوجیز سے علیحدہ کرتی ہے۔ Bitcoin Blockchian ہر ٹرانزیکشن کا عوامی ریکارڈ ہوتا ہے جس میں بٹ کوائن کی exchange بھی شامل ہے بٹ کوائن کو عوامی wallet ٹریک کیا جاتا ہے۔ Transaction کو ایک فرد یا کسی آرگنائزیشن کے ذریعے ریکارڈ کیا جاتا ہے جن کو minors کہتے ہیں۔ وہ عمل جس کے ذریعے بٹ کوائن کی transaction منتقلی ریکارڈ کی جاتی ہے mining کہلاتا ہے۔ جب بٹ کوائن کی منتقلی کی جاتی ہے تو ٹرانزیکشن کو ظاہر کرنے والے ڈیٹا کو ایک Online pool پر ڈالا جاتا ہے جو کہ ایک ہی قسم کے ڈیٹا سے پر ہوتا ہے۔ پھر ہر ٹرانزیکشن کو چیک کیا جاتا ہے کہ بٹ کوائن کا سینڈر ان کا اصل مالک ہے بھی سہی یا نہیں اور یہ بھی کہ بٹ کوائن اپنی مطلوبہ جگہ پہنچتے بھی ہیں یا نہیں۔ Bitcoin معاشی سسٹم میں اس لحاظ سے بھی انوکھا ہے کہ اس کے چیک کرنے کا عمل، سارا کنٹرول ایک شخص یا آرگنائزیشن کے پاس ہوتا ہے۔ بٹ کوائنز کے مائنرز وہ افراد اور کمپنیاں ہوتی ہیں جو کہ ہارڈ ویئر اور سافٹ ویئر خریدتی ہیں جو بٹ کوائن کی ٹرانزیکشن کو کنفرم کرنے کے لیے ضروری ہوتے ہیں۔ ضروری

انویسٹمنٹ کر کے کوئی بھی شخص بٹ کوائن کی ٹرانزیکشن مائنرز کی طرف سے کنفرم کر سکتا ہے تو ٹرانزیکشن کی محفوظ ظاہر صورت (Representation) public ledger پر ریکارڈ ہو جاتی ہے۔مائینرز کو کامیابی سے منتقلی کنفرم کرنے پر موقع پہ ہی پہلے سے طے شدہ بٹ کوائنز کی مقدار مل جاتی ہے۔ بٹ کوائن کا استعمال کرنے والا وقت پر سارا کام مکمل کرنے کے لیے اپنی ٹرانزیکشن کے ساتھ "TIP" بھی اٹیچ کر سکتا ہے تاکہ مائینرز کم سے کم وقت میں پراسس مکمل کر لیں۔[15]

Decentralized سسٹم کی حوصلہ افزائی کر کے بٹ کوائن کا معاشی سسٹم centralized (جس میں فرد کا کنٹرول ہو) سسٹم سے بچاتا ہے۔

پاکستان کا قانون اور ڈیجیٹل کرنسی:

حالیہ برسوں میں ہم نے پاکستان میں ڈیجیٹل کرنسی اور بلاک چین ٹیکنالوجی کے دائرے میں اہم پیش رفت دیکھی ہے ۔ڈیجیٹل کرنسیوں اور سنٹرل بینک ڈیجیٹل کرنسیز(CBDCs)میں لوگوں کی بڑھتی ہوئی دلچسپی کی وجہ سے پاکستانی قانونی نظام کو کرنسی کی اس نئی شکل کو اپنے نئے ریگولیٹری فریم ورک کے اندر ضم کرنے کی مشکل درپیش ہے۔اس حصہ میں ہم اس معاملہ میں ہونے والی اب تک کی قانونی کاروائیوں کا جائزہ لیں گے۔

ڈیجیٹل کرنسی ریگولیشن سے متعلق لاہور ہائی کورٹ کی ہدایت:

لاہور* ہائی کورٹ نے پاکستان میں ڈیجیٹل کرنسی ریگولیٹری فریم ورک کی تشکیل میں اہم کردار ادا کیا۔ عدالت نے ڈیجیٹل کرنسیوں کے لیے ایک ریگولیٹری فریم ورک قائم کرنے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے حکومت کو ایک

---

[15].Chris Clark,Bitcoin Internals, P 52.

*لاہور جنوبی ایشیائی ملک پاکستان کے صوبہ پنجاب کا دارالحکومت ہے۔

ہدایت جاری کی نیز عدالت نے ڈیجیٹل مائننگ، سرمایہ کاری یا تجارت سے متعلق غیر قانونی سرگرمیوں کے بارے میں وفاقی تحقیقاتی ایجنسی(FIA) کے اقدامات پر بھی سوالات اٹھائے ہیں۔ یہ عدالتی فیصلہ پاکستانی قانونی نظام میں ڈیجیٹل کرنسیوں کے تیزی سے پھیلتے ڈومین میں واضح اور جامع ضوابط کی بڑھتی ہوئی ضرورت کو مزید واضح کرتا ہے۔[16]

وقار ذکا کا موقف اور سندھ ہائی کورٹ:

پاکستان میں ڈیجیٹل کرنسی کو قانونی بنانے اور اس سے متعلقہ ضوابط کے نفاذ کی وکالت کرنے میں وقار ذکا سرفہرست ہے۔ وقار ذکا ایک مشہور ٹی وی شو کے میزبان ہیں۔ انہوں نے سندھ ہائی کورٹ میں ایک پٹیشن دائر کی جس میں ملک میں ڈیجیٹل کرنسیوں پر 2018 کی پابندی کو چیلنج کیا گیا۔ ذکاء کا اہم اعتراض یہ تھا کہ ڈیجیٹل اثاثوں کے بارے میں قانون کی عدم موجودگی میں ان پر پابندی کیسے لگائی جاسکتی ہے؟ ایک تاریخی جواب میں SHC نے سیکیورٹیز اینڈ ایکسچینج کمیشن آف پاکستان اور مرکزی بینک سمیت اہم ریگولیٹری اداروں کو مختلف سرکاری اداروں جیسے وزارت برائے انفارمیشن ٹیکنالوجی اور قانون کے ساتھ مشترکہ لائحہ عمل طے کرنے کی ہدایت کی۔ ان کا مقصد تین ماہ کی مدت کے اندر ڈیجیٹل کرنسی کے بارے میں قانون متعارف کرا کے انہیں لاگو کرنا تھا۔ یہ کام ادھورا رہ گیا اور کوئی فیصلہ نہ ہو سکا۔ تاہم ذکاء کی کوششیں پاکستان میں ڈیجیٹل کرنسی کو کنٹرول کرنے والے ایک طے شدہ قانونی فریم ورک کی فوری ضرورت کو اجاگر کرنے میں اہم رہی ہیں۔[17]

---

[16]. Riaz, Amir. "LHC Directs SECP to Determine Legal Status of Cryptocurrency with Stakeholders." Bol News, December 17, 2021. Accessed on 10th February 2024, Retrieved Fromhttps://www.bolnews.com/pakistan/2021/12/lhc-directs-secp-to-determine-legal-status-ofcryptocurrency-with-stakeholders/ .

[17]. Avan-Nomayo, Osato. "Pakistani High Court Orders Government to Regulate Crypto in Three Months." CoinTelegraph, October 20, 2021. Accessed on 10th February 2024,

ڈیجیٹل کرنسیوں پر ڈاکٹر رضا باقر کی رائے:

اپنی تقریر میں ڈاکٹر رضا باقر (سابقہ گورنر سٹیٹ بینک آف پاکستان) نے ڈسٹری بیوٹڈ لیجر ٹیکنالوجی اور ڈیجیٹل کرنسیوں کے عروج پر گفتگو کی جس میں ریگولیٹرز کو درپیش تجارتی مشکلات کو اجاگر کیا۔ انہوں نے ڈسٹری بیوٹڈ لیجر ٹیکنالوجی کے فوائد کو تسلیم کیا جیسے کہ سرمایہ کی نقل و حرکت کو آسان بنانا وغیرہ، لیکن خاص طور پر پاکستان جیسی ابھرتی ہوئی معیشتوں کے لیے ڈیجیٹل کرنسی کے رسکس پر بھی روشنی ڈالی۔ ان خطرات میں مالی عدم استحکام، غیر قانونی سرگرمیوں میں ملوث ہونے کا اندیشہ اور صارفین کے تحفظ کے مسائل شامل ہیں۔ اسٹیٹ بینک آف پاکستان نے نتیجہ اخذ کیا کہ ڈیجیٹل کرنسیوں کے خطرات اس وقت ان کے فوائد سے کہیں زیادہ ہیں۔ تاہم رضا باقر کی رائے میں اس شعبے میں مستقبل میں ہونے والی ایسی پیش رفت کی بہت ضرورت ہے جو ان خدشات کو دور کر سکے نیز وہ ایک جامع ریگولیٹری عمل اور بین الاقوامی تعاون کی ضرورت پر زور دیتے ہیں۔[18]

مذکورہ کیسز اور فیصلے پاکستانی قانونی اور مالیاتی نظام کے اندر ڈیجیٹل کرنسیوں کے انضمام کی جانب اہم اقدامات کی نمائندگی کرتے ہیں۔ تاہم ملک کو اب بھی کئی چیلنجز کا سامنا ہے جنسے پوری منصوبہ بندی اور باہمی تعاون سے نبرد آزما ہونے کی ضرورت ہے۔

پاکستان میں ڈیجیٹل کرنسی کا مکمل منظر نامہ اور چیلنجز

Retrieved From https://cointelegraph.com/news/pakistani-high-court-orders-government-to-regulate-crypto-inthree-months .; Yasir, Anam, and Alia Ahmed. "Cryptocurrency: Is It Actually the Way Forward? Evidence from a Developing Nation." Journal of ISOSS 7, no. 2 (2021): 343-350 .

[18]. Baqir, Reza. "Reza Baqir: The Rise of Digital Currencies and the Road Ahead." Central Bank Speech, February 6, 2022. Accessed on 10th February 2024, Retrieved From https://www.bis.org/review/r220206m.htm .

دہشت گردی کی مالی اعانت: پاکستان میں ڈیجیٹل کرنسیوں کے حوالے سے ایک بڑی تشویش دہشت گردی کی مالی معاونت میں انکا ممکنہ استعمال ہے۔ ڈیجیٹل کرنسیوں کی گمنامی اور سرحد پار آسان ترسیل و منتقلی انہیں قومی سلامتی کے لیے خطرہ و دہشت گردوں کی مالی معاونت کا ذریعہ بناتی ہے۔

منی لانڈرنگ: ڈیجیٹل کرنسیوں کو منی لانڈرنگ کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے جس کے ذریعہ غیر قانونی فنڈز کو قانونی ظاہر کیا جاتا ہے۔ ڈیجیٹل کرنسی لین دین میں مرکزی کنٹرول اور نگرانی کا فقدان اس طرح کی سرگرمیوں سے باخبر رہنے اور کنٹرول کرنے کو مشکل بناتا ہے۔

حوالہ اور ہنڈی کے نظام: ڈیجیٹل کرنسی کا استعمال ممکنہ طور پر روایتی کرنسی ایکسچینج سسٹم جیسے حوالہ اور ہنڈی کو نقصان پہنچا سکتا ہے۔ یہ ان غیر ملکی زرمبادلہ کے ذخائر میں کمی کا باعث بن سکتا ہے جو کسی ملک کی اقتصادی ترقی کے لیے بہت ضروری ہیں۔

دھوکہ دہی اور جعلسازی: ڈیجیٹل کرنسیوں کا اضافہ دھوکہ دہی اور جعلسازی کا خطرہ بھی ساتھ لاتا ہے۔ مناسب ضابطے اور نگرانی کے بغیر فراڈز کے افراد اور مالیاتی نظام پر اثرانداز ہونے کے امکانات زیادہ ہوتے ہیں۔

کیپٹل فلائیٹ: غیر ملکی کمپنیوں سے ڈیجیٹل کرنسی کی خریداری میں آسانی پاکستان سے اہم سرمائے کے اخراج کا باعث بن سکتی ہے۔ یہ صورتحال ملک کے زرمبادلہ کے ذخائر اور مجموعی معاشی استحکام پر منفی اثر ڈال سکتی ہے۔

پاکستان کے لیے ڈیجیٹل کرنسی کے ممکنہ فوائد:

ایکسچینج لاگت کے بغیر درآمدات: ایران کی طرح پاکستان روایتی کرنسی ایکس چینج کی ضرورت کے بغیر سامان کی درآمد کے لیے ڈیجیٹل کرنسی استعمال کر سکتا ہے۔ یہ طریقہ لاگت کو بچا سکتا ہے اور بین الاقوامی تجارت کو ہموار کر سکتا ہے

رقم کی منتقلی میں آسانی: ڈیجیٹل کرنسیاں معمول کی کٹوتیوں کے بغیر بین الاقوامی سطح پر رقم کی منتقلی کا ایک سیدھا سا طریقہ پیش کرتی ہیں۔ یہ ترسیلات زر کی مد میں خاص طور پر پاکستان کے لیے زرمبادلہ کا اہم ذریعہ ہو سکتا ہے۔

تجارتی موقع اور اقتصادی ریلیف: ڈیجیٹل کرنسیاں تجارت کے نئے مواقع کھولتی ہیں۔ وہ آسان اور سستے بین الاقوامی لین دین کی سہولت فراہم کر کے قومی معیشت پر پڑنے والے بوجھ کو ممکنہ طور پر کم کر سکتی ہیں۔

بلاک چین سروس کے ذریعے زرمبادلہ میں اضافہ: بلاک چین اور ڈیجیٹل کرنسی سروس کو اپنانے سے زرمبادلہ کے ذخائر میں اضافہ ہو سکتا ہے۔ یہ ٹیکنالوجیز کاروبار کرنے اور رقم کی منتقلی کے جدید طریقے پیش کرتی ہیں۔

ایکسچینج سروس کے ذریعے فارن ایکسچینج میں اضافہ: ڈیجیٹل کرنسی سے متعلق ایکسچینج سروس بھی زرمبادلہ کے ذخائر میں اضافے میں حصہ ڈال سکتی ہیں۔ اگر سمجھداری سے ٹیکس لگایا جائے تو وہ ملک میں پیسے کی آمد کے لیے ایک اضافی چینل فراہم کرتی ہیں۔

جنگی حالات میں فنڈز کی منتقلی میں آسانی: جنگوں اور تنازعات کے وقت ڈیجیٹل کرنسیز فنڈ کی منتقلی کے لیے زیادہ قابل رسائی ذریعہ فراہم کر سکتی ہیں۔ جب روایتی بینکنگ سسٹم میں خلل پڑتا ہے تو ڈیجیٹل کرنسیز ایک قابل اعتماد متبادل پیش کرتی ہیں۔

ٹیکس جمع کرنے کے مواقع: آخر میں پاکستان کے مالیاتی نظام میں ڈیجیٹل کرنسی کے مناسب ضابطے اور اس انتظام سے ٹیکس وصولی کی نئی راہیں کھل سکتی ہیں جس سے قومی محصولات میں حصہ ڈالا جا سکتا ہے۔

پاکستان میں ڈیجیٹل کرنسی ضوابط کے بارے میں ہماری رائے:

یہ عام طور پر سمجھا جاتا ہے کہ ڈیجیٹل کرنسیوں پر مکمل پابندی لگانا قابل عمل حل نہیں ہے خاص طور پر پاکستان جیسے ممالک میں۔ یہ ڈیجیٹل اثاثے قدرتی طور پر سرحدوں کی قید سے آزاد ہوتے ہیں اور روایتی ریگولیٹری نظاموں میں صاف طور پر فٹ نہیں ہوتے۔ تجربے سے واضح ہوتا ہے کہ تجارتی پلیٹ فارم کو بند کرنے کی کوشش کرنا در حقیقت مؤثر نہیں ہوتا۔ اس بات کو ذہن میں رکھتے ہوئے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ ہمیں اس بارے میں مختلف طریقے سے سوچنے کی ضرورت ہے کہ ہم ڈیجیٹل کرنسیوں کو کیسے ہینڈل کرتے ہیں، ان ضابطوں پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے جو ان کو کچلنے کی کوشش کرنے کے بجائے ان کے فوائد کو استعمال میں لاتے ہیں۔

ٹریڈنگ پلیٹ فارمرز کی لائسنسنگ:

ایک دانش مندانہ قدم ڈیجیٹل کرنسی ٹریڈنگ پلیٹ فارمز کے لیے لائسنس کی ضرورت ہے۔ یہ عمل سیدھا، موثر اور قابل رسائی ہونا چاہیے۔ اور اس بات کو یقینی بنانا چاہئے کہ یہ پلیٹ فارمز جدت کو نقصان پہنچائے بغیر قانونی عمل کا حصہ ہوں کیونکہ ایک معیاری اور محفوظ لائسنسنگ سسٹم صارفین اور ریگولیٹرز دونوں کے درمیان اعتماد پیدا کرے گا۔

تاجروں اور صارفین کو ٹیکس کے نظام میں شامل کرنا:

ایک اور اہم اقدام ان پلیٹ فارمرز کے تاجروں اور صارفین کو ٹیکس فریم ورک میں لانا ہے۔ ان پلیٹ فارمز سے تفصیلی ڈیٹا اکٹھا کر کے حکام ٹیکس لگانے کے لیے ایک منصفانہ اور قابل عمل نقطہ نظر کو یقینی بنا سکتے ہیں۔ یہ انتظامڈ یجیٹل کرنسی ٹریڈنگ کو بڑی معیشت کا ایک اہم پوائنٹ بنانے کی کلید ہے جو حکومتی محصولات کو بھی بڑھا سکتا ہے۔

بلاک چین اور ڈیجیٹل سروسز کا سوچ سمجھ کر ٹیکس لگانا:

ہمیں بلاک چین اور ڈیجیٹل کرنسی سروسز پر ٹیکس لگانے پر بھی غور کرنا چاہیے لیکن ان ٹیکسوں کو دوسرے شعبوں کے مقابلے نسبتاً کم رکھنا ضروری ہے۔ یہ نقطہ نظر زیادہ غیر ملکی سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی کرتا ہے اور متعلقہ شعبے کی ترقی کی حمایت کرتا ہے۔

بین الاقوامی ڈیجیٹل لین دین کا انتظام:

ڈیجیٹل کرنسیوں میں ایک خاص حد تک بین لاقوامی لین دین کی اجازت دینا ایک زبردست حکمت عملی ہو سکتی ہے۔ شفافیت اور قانونی حیثیت کو برقرار رکھنے کے لیے ان لین دین کے لیے ریکارڈ کیپنگ کو نافذ کرنا بہت ضروری ہے۔ بین الاقوامی تجارت میں ادائیگیوں کے لیے ڈیجیٹل کرنسیوں کے استعمال کی حوصلہ افزائی کرنا خاص طور پر درآمدات کے لیے بھی فائدہ مند ہو سکتا ہے۔ اس سے ہمارے اوور سیز شہریوں پر بوجھ کم ہو گا۔ نیز بیرون ملک سے ڈیجیٹل کرنسیوں کی خریداری کو منظم کرنا، بیرون ملک سے ڈیجیٹل کرنسیوں کی خریداری کو ریگولیٹ اور محدود کرنا بھی بہت ضروری ہے کیونکہ اس کے نتیجے میں سرمائے کا حصول ہوتا ہے اور اس کے ضوابط سے سرمائے کو منظم کرنے اور معاشی استحکام کو یقینی بنانے میں مدد مل سکتی ہے۔

مالیاتی جرائم کے انسداد کے لیے ایک قانونی فریم ورک کا قیام:

منی لانڈرنگ اور دہشت گردی کی مالی معاونت جیسے مالی جرائم کو روکنے کے لیے ایک مضبوط قانونی ڈھانچہ تشکیل دینا بہت ضروری ہے۔ مجرم عموماً قوانین کی پابندی نہیں کرتے اس لیے یہ ضروری ہے کہ ایک ایسا نظام موجود ہو جو ان چیلنجوں کو موثر طریقے سے حل کرے اور غیر قانونی مقاصد کے لیے ڈیجیٹل کرنسی کے غلط استعمال کو روکے ۔ڈیجیٹل کرنسیوں کے لیے قوانین بنانا ایک پیچیدہ لیکن ضروری کام ہے ۔ہمیں ایک ایسے متوازن نقطہ نظر کی ضرورت ہے جو صارفین کی حفاظت اور قانون کی تعمیل کو برقرار رکھتے ہوئے جدت کی حوصلہ افزائی کرے۔ان

اقدامات کے ذریعے حکومتیں ایک ایسے ماحول کو فروغ دے سکتی ہیں جہاں ڈیجیٹل کرنسیوں کے فوائد پوری طرح سے حاصل ہوں جو عالمی معیشت میں مثبت کردار ادا کریں۔

ڈیجیٹل کرنسی کے کچھ مزید اہم فوائد ہیں جن کا خلاصہ درج ذیل ہے:

- بٹ کوائن وہی الگورتھم استعمال کرتا ہے جو بینک اپنے آن لائن سسٹم میں استعمال کرتے ہیں واحد فرق یہ ہے کہ صارف کے بارے میں معلومات ظاہر کی جائیں گی یا نہیں۔ بٹ کوائن میں تمام ٹرانزیکشنز کی معلومات شیئر کی جاتی ہیں کہ وہ کب اور کیسے ٹرانزیکشن ہوئی البتہ صارف کی معلومات تک رسائی نہیں دی جاتی۔
- بٹ کوائن کی زیادہ سے زیادہ مقدار 21 ملین بٹ کوائن تک محدود کر دی گئی ہے جس کی وجہ سے کوئی بھی حکومت یا کارپوریشن بٹ کوائن میں افراط زر کا سبب نہیں بن سکتی۔
- اس میں کوئی ماسٹر سرور نہیں ہوتا جو ٹرانزیکشن کو کنٹرول کر سکے۔ ہر والیٹ کے پاس اپنا سارا ریکارڈ ہوتا ہے اور یہ بٹ کوائن کی چین کا حصہ ہوتا ہے۔ کوئی حکومت ان ٹرانزیکشنز پر ٹیکس نہیں لگا سکتی۔
- آپ کسی بھی جگہ کسی بھی وقت دنیا کے کسی بھی حصے میں جتنی چاہیں رقم بھیج سکتے ہیں اس میں کوئی لمٹ نافذ نہیں ہو سکتی۔
- اس طریقے سے کی گئی پیمنٹ منسوخ نہیں ہو سکتی۔ کسی بھی بٹ کوائن کی جعلسازی، کاپی یا ایک ہی سکہ دوبار استعمال کرنا ممکن نہیں اس لیے ہر دن اس کرنسی کی قبولیت بڑھتی جا رہی ہے۔
- اس کی آپریشن کاسٹ انتہائی کم ہے۔ اگرچہ یہ کیش کی طرح کام کر رہی ہے مگر اس میں کوئی بینک فیس یا کمیشن نہیں ہے۔ اس میں ٹرانزیکشن فیس 0.1 فیصد ہے جو انتہائی کم ہے۔
- اس میں کوئی مرکزی کنٹرول نہیں ہوتا جو کرنسی کے مالک کو کسی معاملے میں مجبور کر سکے۔

- اس کا والیٹ بنانا اور اس کو استعمال کرنا بہت آسان ہے جبکہ بینک اکاؤنٹ بنانا اور استعمال کرنا ایک بہت پیچیدہ عمل ہے کیونکہ اس کے لیے ایک لمبی چوڑی کاغذی کاروائی درکار ہوتی ہے۔
- اس میں آپ مکمل طور پر پوشیدہ رہ سکتے ہیں۔ اس کے باوجود کہ یہ مکمل شفاف عمل ہے۔ آپ نام، گھر کا پتہ بتائے بغیر لاکھوں اکاؤنٹ بنا سکتے ہیں اور اس سب کے باوجود اس میں کسی قسم کا فراڈ ممکن نہیں کیونکہ اس سب کے باوجود یہ ایک شفاف نظام پہ کام کرتا ہے۔
- بٹ کوائن تمام قسم کی ٹرانزیکشنز کی ہسٹری کو محفوظ رکھتا ہے جو کبھی بھی واقعی ہوئی ہوتی ہیں اس کو ہم بلاک چین کہتے ہیں۔ بلاک چین ہر طرح کی معلومات کو محفوظ رکھتی ہے۔ اگر کوئی کمپنی ایک عوامی ایڈریس پر اکاؤنٹ بناتی ہے یا اگر کوئی کمپنی کسی ذاتی اکاؤنٹ کو ایڈریس بناتی ہے تو اس کے بارے میں کبھی بھی معلومات حاصل نہیں کی جا سکیں گی۔
- اس میں ٹرانزیکشن کی سپیڈ انتہائی شاندار ہوتی ہے۔ آپ کچھ ہی منٹس میں کسی بھی قسم کی ٹرانزیکشن کر سکتے ہیں۔
- اس میں رقم صرف اور صرف اکاؤنٹ ہولڈر کی ہوتی ہے۔ ہم اس کو ایسے سمجھ سکتے ہیں کہ اگر پے پال سمجھتا ہے کہ اس کا صارف اکاؤنٹ کا درست استعمال نہیں کر رہا تو وہ اس کے اکاؤنٹ کو فریز کر سکتا ہے اور اس کے فنڈ ضبط کر سکتا ہے لیکن ڈیجیٹل کرنسی کے حوالے سے صرف اس کا صارف ہی جس کے پاس اس کی ایک پرائیویٹ کی ہوتی ہے وہ کرنسی کو نکلوا سکتا ہے، اس کے علاوہ کوئی بھی ادارہ اس کے بٹ کوائن حاصل نہیں کر سکتا۔
- اس میں ذاتی ڈیٹا سے کسی قسم کا فراڈ ممکن نہیں ہوتا۔ مثال کے طور پر اگر کریڈٹ کارڈ کی بات کی جائے تو اس سے ادائیگی کے لیے ہمیں اپنا کارڈ نمبر، ایکسپائری ڈیٹ اور کوڈ بتانا پڑتا ہے جس سے یہ کم محفوظ ہو جاتا ہے۔ اس لیے اکثر کریڈٹ کارڈ چوری ہو جاتے ہیں لیکن ڈیجیٹل کرنسی

میں ایسی کسی معلومات کو ظاہر کرنا ضروری نہیں ہوتا اور صارف اپنی پرائیویٹ کیز سے خود ہی ٹرانزیکشن کر سکتا ہے جو اس کے علاوہ کسی کے علم میں نہیں ہوتی۔

- اپنے فنڈز کو انویسٹ کرنا ایک شفاف اور نفع بخش ذریعہ ہوتا ہے۔

نقصانات:

اس کے علاوہ ڈیجیٹل کرنسیز کے کچھ نقصانات بھی ہیں جن میں سے کچھ قابل غور نقصانات کا اجمالا ذکر درج ذیل ہے:۔

- غیر قانونی سرگرمیاں اور قیاس آرائیاں
- ڈیجیٹل کرنسی کی نوعیت گمنامی اور اس سے متعلقہ سیکیورٹی مسائل۔
- بٹ کوائن کی تخلیق اور تصدیق کو یقینی نہیں بنایا جا سکتا۔ مزید یہ کہ کسی کی مہنگائی کا باعث بننے والے زیادہ سکے بنانے سے کیسے روکا جائے یہ بھی مبہم ہے۔
- سکے اور لین دین کی توثیق کے مسائل، جن کی کچھ تفصیل یہ ہے کہ یہ چیک کرنے کی ضرورت ہے کہ آیا یہ سکے استعمال کرنے کے لیے قانونا جائز ہیں یا نہیں نیز یہ کیسے چیک کریں کہ کوئی سکہ دوسری بار استعمال تو نہیں ہو رہا۔
- آن لائن لین دین کے دوران خریدار اور بیچنے والے کی تحفظ کو یقینی بنانا کیسے ممکن ہو گا خصوصا ایسی صورت میں کہ اگر دونوں فریقوں کو ان کے متعلقہ واجبات موصول نہ ہوں۔

پاکستان اور سینٹرل بینک ڈیجیٹل کرنسی:۔ اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے (سابق گورنر) ڈاکٹر رضا باقر نے اس وقت گورنر کی حیثیت سے اپنی تقریر میں سی بی ڈی سی جاری کرنے پر اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے ارادوں کا اظہار کیا۔

انہوں نے سینٹرل بینک ڈیجیٹل کرنسی سی بی ڈی سی کو ڈیجیٹل بینک نوٹ کے طور پر متعارف کرایا۔ انہیں ڈیجیٹل شکل میں مرکزی بینک کی ذمہ داریوں سے تشبیہ دی۔[19]

سی بی ڈی سی کے فوائد و نقصانات:

فوائد:

کم لاگت سے اجراء: سی بی ڈی سی کے بنیادی فوائد میں سے ایک انکی کم لاگتی اجراء ہے۔ روایتی رقم کے برعکس ڈیجیٹل کرنسیوں کو نمایاں طور پر کم اخراجات کے ساتھ جاری کیا جا سکتا ہے جو انہیں جدید مالیاتی نظاموں کے لیے اقتصادی طور پر قابل عمل بناتا ہے۔

بہتر ٹیکس نیٹ ورک: سی بی ڈی سی ٹیکس کی بنیاد کو وسیع کرنے میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ ڈیجٹل کرنسیوں کے ساتھ لین دین زیادہ شفاف ہوتے ہیں جس سے حکام کے لیے ٹیکس کا پتہ لگانا اور جمع کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ اس طرح ٹیکس نظام کی کارکردگی میں بہتری آتی ہے۔

داخلی سلامتی: سی بی ڈی سی کا نفاذ داخلی سلامتی کے اقدامات کو تقویت دے سکتا ہے۔ ڈیجیٹل لین دین کی نگرانی اور ان کو منظم کرنا آسان ہے جو مالیاتی جرائم کو روکنے اور معاشی استحکام کو برقرار رکھنے میں معان ثابت ہو سکتا ہے۔

---

[19]. Baqir, Reza. "Reza Baqir: The Rise of Digital Currencies and the Road Ahead." Central Bank Speech, February 6, 2022. Accessed on 10th February 2024, Retrieved From https://www.bis.org/review/r220206m.htm .

دہشت گردی کی مالی معاونت کا خاتمہ: سی بی ڈی سی دہشت گردی کی مالی معاونت کو مکمل ختم نہ کرنے کی صورت میں بھی نمایاں طور پر کم کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ ڈیجیٹل کرنسی کے لین دین کا سراغ لگانا اور اسے آسانی سے کنٹرول کرنے کا ممکن ہونا غیر قانونی فنڈز کو دہشت گردی کی سرگرمیوں کے لیے منتقل کرنے کو زیادہ مشکل بنا دیتا ہے۔

منی لانڈرنگ کا خاتمہ: اس طرح سی بی ڈی سی منی لانڈرنگ کی سرگرمیوں کو روکنے میں اہم کردار ادا کر سکتی ہے۔ ان کرنسیوں کی ڈیجیٹل نوعیت زیادہ سخت نگرانی کی اجازت دیتی ہے جس سے غیر قانونی فنڈز کی اصلیت کو چھپانے میں مشکل ہو جاتی ہے۔

نقصانات:

سیاسی غلط استعمال کا امکان: سیاسی مقاصد کے لیے سی بی ڈی سی کے استعمال ہونے کا خطرہ ہے۔ کرنسی پر مرکزی کنٹرول اور لین دین کی نگرانی جیسے عناصر اکاؤنٹس کو بلاک کرنے اور سیاسی مقاصد کے لیے مالیاتی ڈیٹا کے غلط استعمال کے خدشات کا باعث بن سکتا ہے۔

مستقبل کے بارے میں غیر یقینی صورتحال: سی بی ڈی سی کو اپنانے سے مالیاتی نظام پر ان کے مستقبل کے اثرات کے بارے میں غیر یقینی صورتحال کا خطرہ ہمیشہ درپیش رہتا ہے۔ موجودہ مالیاتی ڈھانچے کے ساتھ ان کا انضمام کیسے ہو گا، انکے طویل عرصہ تک موجود رہنے کے اثرات اور مالیاتی پالیسوں پر انکے اثرات کے بارے میں سوالات کا جواب نہیں دیا گیا ہے۔

بینکنگ سیکٹر کے مسائل:

سی بی ڈی سی کا تعارف روایتی بینکنگ سیکٹر کے لیے چیلنجز کا باعث ہے۔ یہ کمرشل بینکوں میں ڈپازٹس کی کمی کا باعث بن سکتا ہے جس سے انکی قرض دینے کی صلاحیت متاثر ہو سکتی ہے۔ مزید برآں یہ مالیاتی نظام میں بینکوں کے ادا کردہ کردار کی از سر نو وضاحت کر سکتا ہے جس سے انہیں نئے مالیاتی منظر نامے کے مطابق ڈھالنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

خلاصہ جبکہ سی بی ڈی سی بہت سے فوائد پیش کرتے ہیں جیسے کہ کم لاگت سے اجراء، بہتر ٹیکس وصولی، بہتر اندرونی سلامتی اور دہشت گردی کی مالی معاونت اور منی لانڈرنگ کا ممکنہ خاتمہ شامل ہیں وہیں اس سے متعلقہ کئی اہم چیلنجوں کا سامنا بھی کرنا پڑ سکتا ہے جن میں بنیادی ڈھانچے کی رکاوٹیں، سیاسی غلط استعمال کے خطرات، مستقبل کے بارے میں غیر یقینی صورتحال اور روایتی بینکنگ سیکٹر کے لیے ممکنہ مسائل شامل ہیں۔ جیسے جیسے دنیا ڈیجیٹلائیزیشن کی طرف بڑھ رہی ہے سی بی ڈی سی کے نفاذ کے لیے متوازن نقطہ نظر کو یقینی بنانے کے لیے ان فوائد اور نقصانات کو احتیاط سے جانچنا ضروری ہے۔

خلاصہ بحث:

اس مقالہ میں بتایا گیا ہے کہ ڈیجیٹل کرنسی کیا ہے، اس کی خصوصیات کیا ہیں اور یہ روایتی کرنسی سے کیسے مختلف ہے۔ اس اہم نکتے کی وضاحت بھی کی گئی ہے کہ فزیکل کرنسی کے برعکس اس کے لیے ہمیں ڈیجیٹل آلات کی لازمی ضرورت ہوتی ہیں۔ نیز ڈیجیٹل کرنسیوں کی عام قسم سینٹرل بینک ڈیجیٹل کرنسی جس کے متعلق پاکستان میں سرکاری سطح پر بحث جاری ہے کو بیان کیا گیا ہے اور ان کا تعارف دیا گیا ہے۔ اس بات کی وضاحت بھی کی گئی ہے کہ یہ کرنسی مرکزی بینک سے ریگولیٹڈ بھی ہو سکتی ہیں اور اس عمل سے مکمل آزاد بھی جیسا کہ بٹ کوائن کو کوئی مرکزی بینک کنٹرول نہیں کرتا۔ ڈیجیٹل کرنسی کے ذیل میں بٹ کوائن کی تخلیق اور اس کے تاریخی ارتقاء کو بیان کیا گیا ہے۔ اس کی قبولیت، منفی استعمالات، اور اس پر حکومتی اداروں کے رد عمل کو بیان کیا گیا ہے۔ اس کے بعد پاکستان میں اس کی قانونی حیثیت پر تفصیلی گفتگو کی گئی ہے اور اس سلسلے میں سندھ ہائی کورٹ، لاہور ہائی کورٹ کی ہدایات اور مختلف

ماہرین کی آراء بیان کی گئی ہیں۔ اس کے علاوہ پاکستان میں کرنسی کے فوائد، ممکنہ خطرات اور غیر قانونی استعمالات کو زیر بحث لایا گیا ہے۔ نیز ڈیجیٹل کرنسی کے فوائد و نقصانات اور اس کی روایتی کرنسی کے مقابلے میں خصوصیات بیان کی گئی ہیں مگر ساتھ ہی اس نظام میں ممکنہ حکومتی مداخلت، منی لانڈرنگ اور دھوکہ دہی کے امکانات کا بھی جائزہ لیا گیا ہے جس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ پاکستان میں لوگ ڈیجیٹل کرنسی کے معاملے میں مناسب آگاہی نہیں رکھتے جو ایک بہت بڑا خطرہ ہے اور دھوکہ دہی کا سبب بنتا ہے۔